

لیلا اور آہستہ دوپہر

آہستہ چلنے کے بارے میں ایک خاموش تصویری کہانی . کہانی کلیاں



لیلا اور آہستہ دوپہر

آہستہ چلنے کے بارے میں ایک خاموش تصویری کہانی

کہانی کلیاں ۰ پہلا مفت ایڈیشن، اکتوبر ۲۰۲۶

یہ کتاب مفت ہے۔ آپ اسے بغیر تبدیلی کے مفت ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں، پڑھ سکتے ہیں، چھاپ سکتے ہیں اور دوسروں کو دے سکتے ہیں۔ براہ کرم اسے فروخت نہ کیجیے۔ کہانی، تصویریں اور آواز اے آئی کے اوزاروں سے بنائی گئیں، پھر اس ایڈیشن کے لیے جانچی گئیں۔ اردو متن انگریزی سے اے آئی کی مدد سے ترجمہ کیا گیا ہے اور ابھی کسی اہل زبان نے اس پر نظر ثانی نہیں کی۔

آواز: کمپیوٹر کی آواز، کسی انسان کی نہیں: Microsoft Edge کی اردو آواز » عطیمی« (ur-PK-UzmaNeural)، edge-tts کے ذریعے۔ یہ مفت، غیر تجارتی ایڈیشن ہے۔

پڑھنے سے پہلے

یہ ایک خاموش کہانی ہے ایک عورت کے بارے میں جو گھر دوڑتی ہوئی آتی ہے، ایک ماں کے بارے میں جنہوں نے پہلے ہی چائے ڈال رکھی ہے، اور اس کے بارے میں جو ہوتا ہے جب دس منٹ ایک دوپہر بن جاتے ہیں۔

پڑھتے ہوئے دیکھیے کہ فون نیچے رکھتے ہی روشنی کیسے بدل جاتی ہے۔



لیلا لاہور کی چھوٹی سی فلیٹ کی سیڑھیوں پر دوڑتی ہوئی چڑھی، تھیلہ کندھے میں دھنسا
ہوا، ذہن ادھوری فہرستوں سے بھرا۔
دوپہر کا سورج سیڑھی کی کھڑکی سے پہلے ہی سونے جیسا جھک چکا تھا۔



اندر، امی تنگ سی بالکنی پر بیٹھی تھیں، چائے کے دو مٹی کے پیالے سامنے، بھاپ گرم
ہوا میں لپٹتی۔

میز پر کپوں کے پاس ایک چھوٹا چنبیلی کا گملا رکھا تھا، ہلکے پھول کھلے ہوئے۔



»میرے پاس صرف دس منٹ ہیں،« لیلانے کہا، ابھی کھڑی، چابیاں ہاتھ میں۔
امی کی مسکراہٹ نے بحث نہیں کی۔ انہوں نے صرف دوسرا پیالہ تھوڑا قریب سرکا
دیا۔



لیلا اسٹول کے کنارے بیٹھی، آدھی طرف دروازے کی جانب مڑی۔
اس کی جیب میں فون بج رہا تھا، جیسے کوئی ننھا بے چین پرندہ۔



وہ تقریباً اٹھا لیتی۔ پھر اس نے امی کے ہاتھ دیکھے۔ اب آہستہ، احتیاط سے، پیالے کو
ایسے لپیٹے جیسے کوئی قیمتی چیز ہو۔
چائے میں الائچی اور پرانی عادت کی خوشبو تھی۔



لیدانے فون کا رخ نیچے کر کے میز پر رکھ دیا، دونوں کے درمیان۔
ایک لمحے کے لیے فلیٹ بڑی لگنے لگی، جیسے بھرا ہوا کمرہ خالی ہو گیا ہو۔



وہ خاموشی بھرتے بغیر پی رہی تھیں۔

نیچے ایک بیوپاری ایک بار پکار کر چلا گیا؛ جوں جوں ہوا مڑی، چنبیلی کی خوشبو اٹھی۔



امی نے ایک پرانی ہری کاپی کھولی اور ایک دبا ہوا پھول دکھایا، کاغذ جیسا پتلا، اب بھی ہلکا زرد۔

»وہ آنگن کا ہے جب تم چھوٹی تھیں،« انہوں نے کہا۔ »تم روشنی ختم ہونے تک بیٹھی رہتی تھیں۔«



لیلا کو یاد آیا: ننگے پاؤں گرم اینٹوں پر، نہ گھڑی، نہ فہرست – صرف دوپہر کا لمبا سنہری
بہاؤ۔

اس کے کندھوں میں کچھ کسا ہوا ڈھیلا پڑ گیا۔



وہ دوسرے پیالے کے لیے رک گئی۔ سورج اور نیچے آیا اور بالکنی کی ٹائلیں شہد کے
رنگ میں رنگ دیں۔

امی نے کام کے بارے میں نہیں پوچھا۔ صرف چائے ڈالی۔



جب لیلا آخر اٹھی، تو ایک سانس اور کے لیے فون وہیں چھوڑ دیا۔
»اگلے ہفتے بھی اسی وقت؟« اس نے پوچھا۔ امی کی آنکھیں چائے کے پہلے گھونٹ کی
طرح چمک اٹھیں۔



بعد میں دکان کی طرف چلتے ہوئے لیلا تھوڑی آہستہ چلی۔
اس نے پڑوسی کی دیوار پر دیر کی روشنی کی ایک لکیر دیکھی۔ عام، سنہری، اور کافی۔

سبق

رفتار زندگی کو بھرا ہوا محسوس کرا سکتی ہے، جب کہ نرم ترین گھڑیاں خالی رہ جائیں۔
دوسرا پیالہ چائے، ایک دبا ہوا پھول، ایک مشترکہ خاموشی۔ یہ توجہ کے لیے چننے
نہیں۔

تمہیں اپنا کام چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ صرف کبھی کبھار وہاں پوری طرح پہنچو
جہاں تم پہلے سے ہو۔ دوپہر منتظر تھی؛ اسے صرف تمہارے ٹھہرنے کی ضرورت تھی۔
جلدی نرم ترین گھڑیاں چھین لیتی ہے؛ جب تم فون نیچے رکھتے ہو، عام روشنی
بھی کافی ہو جاتی ہے۔

اختتامیہ

لیلا آج بھی امی کی بالکنی اور دو مٹی کے پیالوں کے لیے ایک فارغ دوپہر رکھتی ہے۔
آج تم کس چھوٹی گھڑی کو جلدی سے نہیں گزرنے دو گے؟
ختم شد